ہر ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED. L. N: 352.

اخبار
اہل حدیث
امرتسر

+ جب سے ہوئے ہیں مصطفیٰ کی تمنا میں مست دیکھ کسی کا قول و کردار + جب اصل کلام نبی کا ملا تو نقل کیا ہے + بیان و ہم و خیال کا

عمیل دیدہ

جلد ۱ ۔ نمبر ۵

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عٹ
والیان ریاست سے "	۵ٹ
ذوی سارو جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداروں سے "	للعہ
ششماہی "	۱ہ
ممالک غیر سے سالانہ "	۹ شلنگ
ششماہی "	۵ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

...مہ

...علیہ السلام
...ہ کرنا۔
...ور اہلحدیث کی خصوصیا
...ت کرنا
...سلمانوں کے باہمی تمدنی
...کرنا۔
...ید و ضوابط
...بل آنی چاہیے
...صوطہ وغیرہ واپس ہونگے۔
...ہین مراسلہ بشرطیکہ مفت درج کئے
...ی گر ناپسند و اپس کرنیکا وعدہ نہین۔

امرتسر مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

مسائل فقہیہ علیہ

اب عنقریب ختم ہونیوالا ہے کیونکہ شرح اسمی بین الطلاب ہو گئی تھی کہ آخری تک
ہی کے معانی لکھے گے درج ہوں گے۔ اس تہم ہیچنے والے شکایت کرین۔ آج ہم
ایک مضمون اپنے مخلص دوست مولوی صوفی عبد الحق صاحب مقیم سرہند کا
درج کرتے ہین۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین۔ مولوی صاحب فرماتے ہین:۔
اما بعد واضح ہو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے۔

حصہ اول:۔ امام میں ظاہری شرائط کا پورے طور پر موجود ہونا مقتدی کی نماز
کی صحت کا سبب ہے۔ اور بغیر اُسکے مقتدی کی نماز بھی نہین ہوتی اس پر سب کا اتفاق
فرمایا ہے۔

حصہ دوم:۔ امام کے عقائد و خیالات کو خواہ وہ کفر ہی کیون نہ ہوں مقتدی کی
نماز کی صحت مین رخنہ انداز نہین ہو سکتے۔ اور یہی بار بار یہ تشریح
اقول وباللہ التوفیق حصہ اول مین اس تشریح کا اندراج ضروری ہے کہ اگر

امام حاکم ظالم جابر ہو اور اظہار مخالفت مین خوف فتنہ ہو تو امام اگر کسی رکن یا شرط کو چھوڑ
جائے اور مقتدی کو اسکا علم بھی ہو تو بھی مقتدی کی نماز صحیح ہوگی کیونکہ الاس کی
زبان حصر نہین ہے۔ اور اگر امام کسی ایسے رکن یا شرط کا تارک ہو کہ جس مین سلف صالحین
یعنے صحابہ کرام یا تابعین عظام نے باہم اختلاف کیا ہو تو بھی مقتدی کی نماز صحیح ہوگی
جیسا کہ احادیث اور آثار و آئمہ دین سے ثابت ہے۔ اور اگر امام سہواً کسی رکن یا شرط کو
چھوڑ جائے تو اکثر اہل حدیث مثل شافعی احمد حنبل مالک رحمہم اللہ کے نزدیک نماز صحیح
ہوگی۔ الا امام ابوحنیفہ کے نزدیک بطاہر کی مرفوع حدیث۔ فان اصابوا فلکم وعلیہم ولکم
فان اخطاؤا فلکم وعلیہم وحدیث خلع نعلین در نماز مذہب اول کی موید ہیں
حصہ دوم۔ اس مین جو جو کسی کو اپنی نماز نہ ہونیکا ذکر فرما کر ان کے پیچھے نماز ہو جانا فرض
کیا گیا ہے۔ سو یہ لفظ کہ دوسروں کی انکے پیچھے نماز ہو جاتی ہے کسی مرفوع حدیث سے ثابت
نہیں آیا ہے۔

؎ فقہا اور محدثین کی فہرست ممنوعہ مین داخل ہونے سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ انکے
پیچھے نماز جائز ہے اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قول سے اسکی تائید ہوتی
ہے۔ (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع۔ بسبب کاتب کی غلطی کے سہواً غلطیاں چھپ گئی ہیں ناظرین ہند سے ملا کر مضمون پڑھیں اور صفحات کا خیال رکھیں۔ مینیجر

ahmadimuslim.de

دوم بعض سوال مرکب کیا ہے اہل کفر و اہل بدعت میں قیاساً مساوات قائم کرنا کسی طرح
بھی ٹھیک نہیں۔ دیکھو اہل شرک و کفر و قاتل مومن دونوں کے لئے قرآن کریم میں خلود
نار کا حکم وارد ہے۔ مگر کیا کسی کا بھی اہل مذاہب حقہ سے اعتقاد نہیں کہ مسلمان قاتل مسلمان[1]
مثل کفار و مشرکین ابدالآباد جہنم میں رہے گا فاکان جوابکم فہو جوابنا۔
پس احکام اہل کبائر کو احکام اہل کفر و ارتداد و الحاد پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق[2]
ہے بالخصوص ایسے صاحب سے جو قوم کے مقتدا ہوں جنکا ارشاد ... شان ہے۔
سوم یہ کہ بخاری نے جو باب امامۃ المفتون والمبتدع باندھا اس میں قول حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔ بسوء ہمعنی مطابقت
باب کی وجہ سے نقل کیا ہے[3]۔ ورنہ امام بخاری کے نزدیک موقوف و مرسل حجت نہیں ہے بعض
اہل علم نے حضرت خلیفہ ثالث کے فرمان احسن عمل سے استنباط کیا ہے کہ آنجناب نے کنایتاً
باغیوں کی امامت کی تردید فرمائی۔ کیونکہ کوئی صاحب اچھے کام کو برے کے برابر نہیں گنتا
اسے صاف تردید کرنے میں آتش بغاوت کو زیادہ بھڑکانے کا خوف تھا[4]۔
احمد کے نزدیک قول خلیفہ ثالث و حسن بصری رضی اللہ عنہما۔ و اقوال و افعال دیگر صحابہ
ان میں باب بخوف فتنہ کی وجہ سے ہیں جو ارشاد ہیں القتل ہے اور جنکے خوف سے اید[5]
صحابہ کے پیچھے یا دہ صاحب ... کی امامت کو جائز رکھا گیا حضرت کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی کہ کسی صحابی
یا تابعی سے ثابت ہو کہ بلا ایسے موقع کے کسی بدعتی و غیرہ کی اقتدا کی ہو چہ جائیکہ کفرہ
فجرہ کے پیچھے نماز پڑھنا بیان کیا جاتا ہے۔ بروایت ابو داؤد و ترمذی بعض اذان ظہر یا عصر
میں تثویب کی جانے کی وجہ سے مسجد سے چلے جانا بعد سماعت اذان چلے جانا یا ثبوت کو
پہنچ چکا ہے حالانکہ بعد سماعت اذان چلے جانا علاوہ طریق بین المسلمین حسب الحکم حدیث

[1] کیونکہ نہیں ہیں مفسرین نے آیت موصولہ کی تفسیر یوں کی ہے کہ جو کوئی مسلمان کو مسلمان
کی حیثیت سے قتل کریگا اسکی ہمیشہ کی جہنم ہے جیسا جائے تو یہی تفسیر صحیح ہے کہ قرآن میں جو آیا
کہ مسلمان کو حیثیت مسلمان ہونیکے وہی قتل کریگا جسکو اسلام سے نفرت ہوگی پس حیثیت
اسلام قاتل مسلمان بے شک ابدی جہنمی ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر کبیر

[2] قیاس مع الفارق اسکو کہتے ہیں کہ دونوں (مقیس و مقیس علیہ) میں کسی قسم کی مشابہت
نہ ہو بلکہ مغائرت ہو لیکن جہاں ان میں مشابہت ہو مشابہت ایسی ہو جو مدار حکم ہو تو اسکو قیاس
مع الفارق کہنا ٹھیک نہیں۔ جیسے کہ اہل کبائر پیش کئے گئے ہیں ان میں اور آجکل کے اہل ارتداد و الحاد
اسلام میں عدم قبولیت کی مشابہت باقی ہے۔ جیسے شراب اور بھنگ میں نشہ جو علت
خلاف آپ کے مضمون کو غور سے نہیں پڑھا اور قیاس مع الفارق نہ فرماتے۔
آجکل کے مسلمانوں کی حالت ہو رہی ہے ... البتہ پرانی قسم کے علماء

نافرمانی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
چہارم یہ کہ تمام مفتون و مبتدع کے پیچھے نقل ہے
اہل ارتداد و الحاد و کفر ثابت کیا جاتا ہے۔ حالانکہ
جو بہت سوچی ہے۔ کہ مبتدع مفتون کی اقتدا جائز ہے۔
بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
پنجم یہ کہ سامنے جنکو عقیدتاً و عملاً کافر و مرتد مان لیا اور
اول جو رسالہ ادائے زکوٰۃ کو ضروریات دین سے نہ سمجھنے والوں
یا خوارج اسکے شامل ہیں علاوہ ازیں چہ جائیکہ ایسوں کی اقتدا جائز
صحابہ کے اقوال اس بارہ میں نقل کریں تو ایک بسیط کتاب کی ضرورت

ہونیکا شوق ضرور ہے جسکی بابت حدیث شریف میں آیا ہے نظر فی
یعملون بما افسد الناس من سنتی ہیں جو لوگ بگڑی ہوئی سنت
خوش خبری کے مستحق ہیں۔ (ایڈیٹر)

[3] مولانا صاحب کی مطابقت سے تو پہلا امام بخاری جیسا قول لائے ہیں لیکن باب
سے یا مولوی صاحب! فقہ البخاری فی تراجمہ امام بخاری کا مذہب درفقہ آ...
ابواب ہی سے معلوم ہوتے ہیں علاوہ اسکے امام بخاری نے اس دعوی کو حسب عادت خود حضرت
حدیث سے ہی ثابت کیا ہے جو باب مذکور دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹر)

[4] تو یوں کہئے کہ حضرت عثمان نے تقیہ کیا تھا اللہ اکبر ہمارے احباب اس قول
میں کسقدر حیران ہو رہے ہیں۔ فتح الباری میں بعض کے نام سے یہ معنے نقل کئے ہیں
لیکن تردید بھی ساتھ ہی کر دی ہے۔

[5] گویا رافضیوں کے اصول تقیہ پر عمل ہے حضرت عثمان کا قول اُس وقت کا ہے
کہ آپ کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا بجز اپنے مخصوص احباب کے کوئی آپ تک پہنچ نہیں سکتا
حضرات حسنین دروازہ پر نگہبان تھے اپنے معتقدین ہی سوال کرتے ہیں انہی کو
دیا جاتا ہے جس میں خوف فتنہ ہے دربارہ فساد مگر ہمارے علماء کرام ایسے ایک
اصول اور عام قاعدے کو بھی تاویل کے شکنجے میں کھینچ کر خوف فساد پر محمول کرتے
انا للہ۔ فتح الباری میں اسکی بھی تردید کی گئی۔ (ایڈیٹر)

[6] فساق اہل بدعت ... کے پیچھے اقتدا کرنا صحابہ کا معلوم کرنا ہو تو
ابن حزم کی محلیٰ ملاحظہ کیجئے جسکی عبارت کسی ایک قدر اہل حدیث میں نقل ہو چکی
شوریٰ سکر ابن عمر ... جو کہ ہمارے دعویٰ کے خلاف نہیں ہیں ہم
بیان کر آپ کسی ... میں جا بیٹھیں اور معتزلی معلوم ہونے سے انکو وحشت اور نفرت

ahmadimuslim.de

اس میں شک نہیں کہ اہل قرون مشہود لہا بالخیر یعنے قرون مجموعہ ثلاثہ کے ساتھ حسد دجال دشمن رجال کا نعرہ بلند کرنا مشرب اہلحدیث تو کجا مذہب اہل الرائے بھی نہیں کیونکہ یہہ تو مخبر صادق کے ساتھ ہے کہ جسنے انکی رائے کو صواب اور انکی بزرگی کو قبلایا۔ اور اُن کے زبان صادق مبارک کو کذب و تعدد سے مبرا فرمایا نبرد آزمائی کرنی ہے الا صما انا فوخیلت من الحور بعد الکور۔ اگر اقوال متضاد باہم معارض نفہا کے برطرف رکھکر سچے دل سے سلف صالح کی سیرت وطریقہ کو دیکھا جاوے تو اہل الحاد وارتداد کے خلف نماز پڑھنے کے جواز کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ وبس۔

اگر آیات مندرجہ و دیگر آیات اس مضمون پر نظر غور و توجہ کیا جاوے تو کسی کا اجتہاد بھی یہہ رائے نہ دیگا کہ اہل الحاد کے پیچھے نماز جائز ہے جو افضل الاعمال ہے پارہ پنجم رکوع ۲۱ میں ہے۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا۔ دیگر الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا۔ اس حدیث کی طرف بھی خیال کر لینا چاہئے کہ جس میں امام کو وفد سے تعبیر کیا ہے۔ دیگر وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا۔ انی الجملہ ہر شخص ذکی العقل کے دل پر سیاست کا یقین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ زندیق وملحد کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہیں ہوتی۔

اور یہہ بحث کہ بوجہ غلط فہمی و ادعائے اسلام قائل اقوال کفریہ کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے گو اسکی اپنی نماز نہ ہو نہایت تعجب خیز بحث ہے کیونکہ جب بوجہ ادعائے اسلام اسکی غلط فہمی کا عذر عند اللہ مقبول ہو۔ تو ارحم الراحمین سبحانہ وتعالی کی جناب میں کیا غلطی سے مراد خدا کو غیر خدا کو جاننے والے کا عذر مقبول نہیں۔ او پھر اسکی اپنی نماز نہ ہونے کے کیا معنے۔ بلکہ پھر یہی تسلسل عذر غلط فہمی حقیقی کفار و مشرکین تک کیوں متعدی نہ ہوگا۔ آخر وہ بھی اسی خدا کی مخلوق کہلواتے بزعم خود اسی کی کوشش کا دم بھرتے ہیں۔ ان

تو آپ بے شک پیچھے جائیں۔ ہاں جماعت ہو رہی ہو تو مل جانے سے آپکی نماز ادا ہو جائیگی انشاء اللہ۔ گو انکی بد اعتقادی کی وجہ سے انکی قبول نہو۔ (ایڈیٹر)

۸ اسکا جواب پہلے آچکا ہے کہ اس قیاس کیلئے دونوں میں مشابہت (عدم قبولیت) پائی جاتی ہے اور اسکے خلاف کوئی آیت یا حدیث نہیں ملتی (ایڈیٹر)

۹ ہم بھی آپکو مقابلہ کرنے سے منع نہیں کر سکتے جس اصول سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے جنگ کی تھی۔ آپ بھی اسیطرح کریں لیکن اس کو کیسے کہ قائلین اسلام معتقدین اعتقادات فاسدہ کے پیچھے نماز جائز نہیں کوئی آیت یا حدیث پیش کریں مگر آپ کو سنئے تو عمومات قرآنیہ سے کام لیں جیسا کہ حافظ ابن حزم نے مثال بتلائی ہے کہ لیعبدوا اللہ اور کونوا مع الصادقین جو عتبانیک کام کرتا ہے اس میں وہ صادق ہے اسکی موافقت ہونی چاہئے۔ (ایڈیٹر)

۱۰ مولوی صاحب آپ کیا لکھ رہے ہیں۔ شرح نخبہ۔ مقدمہ ابن صلاح۔ شرح نووی نور الانوار۔ وغیرہ ملاحظہ فرمائیے کہ اقوال سلف کی بابت انکا کیا فتوےٰ ہے۔ آپ نور الانوار میں امام شافعی کا قول دیکھئے قال الشافعی لا یقلد احد منہم لان الصحابۃ کان یخالف بعضہم بعضا۔ ولیس احد منہم اولی من الآخر تنقیح البطلان (صفحہ ۲۱۴) یعنے صحابہ میں کسی کی تقلید نہ کیا جاوے۔ ایسا ہی نیل الاوطار میں ملاحظہ ہو قد تقرر عند ائمۃ الاصول وغیرہم من علماء حجیۃ اقوال الصحابۃ (جلد اول صفحہ ۳۸۲) فرمائیے یہ کیا ہے۔ اہلحدیث کا مذہب ہے یا کسی اور کا دور کیوں جائیے آپ خود اس سے پہلے مان چکے ہیں کہ اہلحدیث کے نزدیک سوا قرآن وحدیث کے حجت نہیں۔ کیا اتنی جلدی آپکو بھولنا تھا۔ نتیجہ صاف ہے حسد دجال دشمن رجال ہیں ہم اگر یہہ سوال ہو کہ حضرت عثمان اور حضرت حسن بصری کے قول سے ہم کیوں سند لاتے ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کیطرح اصل دعوے تو ہم نے عمومات قرآنیہ و حدیثیہ سے ثابت کیا ہے حضرت عثمان وغیرہ کا قول تائید میں لکھا ہے نہ کہ اثبات دعوے میں۔ اور سلف سے خلف تک یہی سب کا مذہب ہے۔ آپ جو سلف صالحین کے اقوال سے دکھانا چاہتے ہیں وہ اقوال وہی ہونگے جو جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے نقل کئے تھے۔ بس ان کو مع انکے جوابات کے اہلحدیث مورخہ ۲۴ اپریل میں ملاحظہ فرمائیں (ایڈیٹر)

۱۱ مولانا آپکی محنت کی تو میں داد دیتا ہوں مگر افسوس کے ساتھ آپکی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتا آپ معاف کیجئے میں نے آپ جیسے علماء کرام سے سنا ہوا ہے کہ تفسیر بالرائے کرنا بڑا گناہ ہے اسلئے میں ڈرتا ہوں کہ ایسی تفسیر نہ کروں کہ مجھ پر تفسیر بالرائے کا الزام عائد ہو۔ مگر میں جہانتک سمجھا ہوں ان آیات کا مطلب وہ نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں ان آیات میں کفار کو مخلص دوست بنانے سے منع کیا گیا ہے جسکا نتیجہ یہہ ہو کہ مقابلہ پر کسی کام میں مومن کی اخوت کا لحاظ قطع کر کے کافر کی دوستی کی پاسداری کیجاوے چنانچہ آیات میں مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ اور يَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ موجود ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اقتدا کرنے میں یہہ باتیں نہیں ہیں مقتدی کوئی خاص لگاؤ نہ دوستی ہے۔ بلکہ دونوں امام اور مقتدی ملکر عبادت کرتے ہیں آپس میں انکا کوئی خاص ملاپ نہیں ورنہ کہنا پڑیگا کہ صحابہ کرام جو فاسقوں کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے ان فاسقوں کو اپنا ولی اور مخلص دوست بنالیا تھا ہل ھذا الا شئ عجیب وفہم غریب علی ہذا القیاس تیسری آیت کا

نمبر ۱۲ کا حاشیہ صفحہ ۴ پر دیکھو۔ (کاتب)

ahmadimuslim.de

بقدرمن کے پتھر کو توڑنا چاہتا ہے۔ اسکے مقابل پر میں نے کہا کہ وہ میری پیشگوئی بتقریب سما جوان نے رد کیا۔ کوٹ ڈالا گیا سر ہوا۔

مرزا پیشگوئیوں کی میعاد سے پہلے کیوں فوت ہوا

اسکی وجہ مرزا کی مسلسل شوخی

اور کذابی ہوئی جو وہ میرے الہامات حقہ اور نشانات قاہرہ کے خلاف کرتا رہا۔ اسلئے اخبارات میں یہاں تک شائع کیا کہ حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ انبیاء کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور ان پر زنا و خیانت وغیرہ کے الزامات لگاتے گئے ایسا ہی میرا حال ہے۔

بینات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اسکا صریح ارتداد اور کفر ثابت کیا گیا۔ مگر وہ تائب نہ ہوا۔ نیز اسکو خدا کی طرف سے تنبیہات ہوئیں مگر اسنے کچھ پرواہ نہ کی چنانچہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء والی پیشگوئی میں نے شائع کی اور الذکر الحکیم نمبر ۲ اور المسیح الدجال میں اسکے پاس بھیجا مگر تکبر اور خود پرستی کے نشہ میں اسنے مطلق غور نہ کیا۔ بلکہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو میرے مقابلہ پر کمال بے باکی کے ساتھ ایک اشتہار شائع کیا جس میں اسنے ظاہر کیا کہ یہ عبدالحکیم میرے سامنے مر جائیگا۔ اور اگر ایسا ہو تو میں کذاب مفتری دجال بد معاش ملعون اور تمام بد معاشوں سے بدتر ٹھہرونگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسکی زبان پر الفاظ ذیل جاری کرائے بدلے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھ کو ہر ایک ضرر سے بچا وے۔ اندھا ہونے سے مفلوج ہونے سے اور مجذوم ہونے سے۔ دیکھو بدر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ پھر اسکو الہامات ہوئے۔ ۱ نئی سیٹ تو اپنا دشمن ہے۔ ۲ کشتی کا بیڑا غرق ہو گیا۔ (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء) ۳ مت ایما اللخوان سر لئے بڑی خیانت کرنے والے دو بیل ۴ سٹکو (دیکھو بدر ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء)

چونکہ میرا المسیح الدجال تھا جسمیں مسیحیت اور دجالیت کا مرکب اسلئے اسکو بعض دقت منذر الہامات بھی ہو جایا کرتے تھے چنانچہ یہ منذر الہامات پورے ثابت ہوئے۔ مگر مرزا ان سے بالکل متنبہ نہ ہوا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسکی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں جو ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے اور مجھے ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ یہ الہام کثرت سے اسکے اخبارات میں شائع ہوا۔ اور ۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو اسکا بیٹا مبارک احمد میری پیشگوئی کے مطابق فوت ہوا۔ تو بھی اسکو تنبیہ ہوئی۔ ان خصیم رسول اللّٰہ واقعۃ (دیکھو ۲۳ اگست ۱۹۰۷ء) مگر اسنے متنبہ ہونے کی بجائے زیادہ گستاخی بیباکی اور کذابی کو بہا تقہ شائع

کر دیا جس میں اسنے ظاہر کیا کہ جو دشمن میری موت چاہتا ہے ۱۴ ماہ تک مبتلا تلف وہ خود ہلاک ہو جائیگا۔ اسکا نشان مٹ جائیگا۔ اسکا نمونہ رہیگا۔ اصحاب فیل کی طرح وہ خود تباہ ہوگا۔ خدا میری عمر بڑھا دیگا۔ مبارک احمد کی بجائے مجھے ویسا ہی اور لڑکا دیگا وغیرہ وغیرہ۔ اسکو پڑھکر اور مرزائیوں کا طغیان دیکھکر خود بخود میرے منہ سے یہ دعا نکلی کہ اے خدا اس ظالم کو غارت کر اے خدا اس بد معاش کو غارت کر اسلئے خدا کا غضب مرزا پر بھڑکا اور اس میعاد میں سے بھی ۲۰ دن کم کئے جا کر اسلامی سن ۱۹۰۵ء مطابق ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک میعاد مقرر فرمائی اور مجھکو فرمایا کہ مرزا کی بڑی بنیاد اکھڑ جائیگی وہ تباہ ہو جائیگا۔ اسکو بھی ماتم کدہ کے الہام سے متنبہ کیا گیا اور منذر الہام ہوا۔ مباش ایمن از بازی روزگار (بدر ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء)

مہینے مئی ۱۹۰۸ء کو اسکی تنبیہ کے لئے ۲۶ ساون والا الہام پیسہ۔ وطن۔ والجریدہ وغیرہ اخبارات میں شائع کر دیا۔ اور جسٹری کرا کر اسکے نام بھیجا۔ اور یہ بھی لکھا کہ اگر وہ توبہ کیساتھ رجوع کرے تو اسکو سہ سالہ پیشگوئی کے مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء تک مہلت مل سکتی ہے۔ اسکو میری پیشگوئی کے مطابق پیچش کا مرض بھی ہوا اور دہشت انگیزی بھی ہے۔ حکیم صاحب کا حال بھی ۲۵ اپریل ۱۹۰۸ء کو مولوی نورالدین صاحب کے نام الہام لکھ چکا تھا۔ مگر وہ بہت سرکش اور شوخ تھا۔ اسکے کفریہ کلمات اخبارات میں شائع ہوتے رہے اور مرزائی بدستور مرتد اور سرکش بنے رہے۔ اسلئے میں نے پھر ذیل کے الہامی الفاظ تحریر ہیں۔ اور مجھے ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو اسکی موت لو مرگی کی شکل میں دکھائی گئی۔ یہ پہلی موت ہے جو میری دشمنوں سے مرے اور جسکو میں نے اپنے پاؤں کے نیچے کچلا۔ اسکی اطلاع میں نے اپنے احباب کو زبانی اور نیز بذریعہ خطوط کر دی تھی۔ سو الحمد للہ کہ یہ کانا دجال شیطان۔ لومڑ۔ دجال۔ کذاب۔ عیار۔ ملعون ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بیماری سے موت داخل جہنم ہو گیا۔ اور دنیا کو اسکے مکر و فریب اور دھوکوں سے نجات ملگئی۔ اور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی جو ابو داؤد میں موجود ہے۔ کہ المسیح الدجال ایک مرد مومن کے ساتھ مارا جائیگا۔ جو ذیل ہے۔ لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواھم حتی یقاتل آخرھم المسیح الدجال ۔

راقم ڈاکٹر عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ

خاکسار اڈیٹر - اسمیں شک نہیں کہ مرزا نے ڈاکٹر صاحب کے حق میں بھی ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر صاحب کیطرف اشارہ کر کے کہا ہے کہ:۔

مولوی صاحب موصوف مین شائع ہوئی مین سب کا ماحصل یہہ ہے کہ امامت مفتون مبتدع جائز ہے یہ نہین کہ اہل کفر و ارتداد کی اقتدا جائز ہے ۔ اور مولوی صاحب کا یہہ خیال تو ہو نیکا ہی نہین کہ سارا جہان اندھا ہے مخالف موافق کی کوئی تمیز نہیں کر سکیگا۔

دراصل مولوی ثناء اللہ صاحب سے سخت غلطی ہوئی کہ انہون نے اس مسئلہ کو بیش از وقت چھیڑ دیا۔ اُن کو چاہئے تہا کہ اگر کچھ بھی رائے ۔ ارکے مین فتوی علماء ہندوستان مثلہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کافی نہین تہا تو پہلے مرزا اور اتباع مرزا کے بارے مین فتوی لیتے کہ آیا یہ اہل ارتداد و کفر مین سے ہین یا اہل بدع مین سے پہر اگر کثرت رائے علماء انکو دائرہ اسلام سے خارج نہ جانتے بلکہ مسلمان مبتدع تسلیم کرتے تو اس مسئلہ کو چھیڑتے انشاء اللہ ایسی حالت مین امید قوی تہی کہ مولوی صاحب بہ ارادہ مین کامیاب ہو جاتے ۔ وما علینا الا البلاغ واللہ اعلم بالصواب واللہ المرجع والمآب ۔

ناظرین

لہ مولوی صاحب آپ بیسیوں صافی سے یہ باتین نہایت ہی تعجب انگیز ہین معلوم ہوتا ہے کہ جلدی مین آپنے یہہ تحریر لکھی ہے ۔ اول تو مینے کسی تحریر کو موافق کہکر شائع نہین کیا ۔ یعنے کسی کے ساتھ یہہ نہین لکھا کہ یہہ تحریر میرے موافق ہے اور یہہ مخالف ۔ کسی تحریر کو موافق سمجھنا آپ کا اپنا فہم ہے یا خود اس تحریر کا مضمون آپکو اس رائے پر مجبور کرتا ہے ۔ علاوہ اسکے موافقت کے لئے جسقدر واضح الفاظ چاہئین اور نہین تو ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء کا پرچہ دیکھئے کہ جتنی رائین درج ہین وہ میرے موافق ہین یا مخالف (ایڈیٹر)

کلہ یہ تو مین اُسوقت کرتا کہ مجھے مرزائیون پر کفر کا فتوی لگانا منظور ہوتا ۔ دوئم میرا مطلب خاص مرزائیون سے نہین جملہ مذاہب اسلامیہ کی نسبت یہی رائے رکہتا ہون رافضی ہو یا خارجی ۔ نیچری ہو یا مرزائی کسے باشد ۔ پہر انکا یہ کہنا معلوم نہین کہانتک میرے جواب سے تعلق رکھتا ہے بہر حال مین آپکی محنت کا مشکور ہون کہ آپنے بڑی زحمت اٹہاکر یہ مکمل مضمون لکہا جزاک اللہ ۔ ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اب فیصلہ ناظرین کے ہاتھ ہے مجھے اس سے بحث نہین ۔ مقلب القلوب ہمکو راہ راست دکہا دے اور صراط مستقیم ہی پر قائم رکھے ۔ آمین ۔

(ایڈیٹر)

ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ وار نہین ۔

مرزا قادیانی کی ہلاکت اور سچے مومن کی فتح

(مرقومہ جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب از پٹیالہ)

مین خداوند عالم کی حمد کرتا ہون جس نے اپنے فضل سے دجال قادیانی کے مقابلہ پر خاص طور سے میری مدد فرمائی ۔ مئی ۱۹۰۶ء مین اُسنے مجھکو فرمایا تہا " دجالی فتنہ تیرے ہاتھ سے پاش پاش کرایا جائیگا " سو جیسا کہ اُسنے فرمایا تہا بعینہ ایسا ہی ہوا ۔ الذکر الحکیم نمبر ۲ ۔ المسیح الدجال اور کانا دجال ایسے زبردست رسائل مرزا کی تردید مین میری قلم سے شائع ہوئے کہ انہون نے اسکے تمام قلعون کو توڑ پہوڑ دیا ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو اُسنے مجھپر ظاہر فرمایا کہ " مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا ۔ اور اسکی میعاد تین سال تک بتلائی گئی ہے پہر ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو یہ خبر دی کہ مرزا پہیپہڑے کی مرض سے ہلاک ہو گیا " سو ایسا ہی ہوا میعاد سہ سالہ کے اندر مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو پہیپہڑے کی مرض مین مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا ۔ یکم جولائی ۱۹۰۶ء کو اُس علیم و قدیر اور سمیع و بصیر خدا کی طرف سے مجھپر یہہ کلام نازل ہوا " مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جائیگا " چنانچہ اس میعاد کے اندر مرزا ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا ۔ بے شک وہ خدا قادر مطلق مجیب الدعوات الحی القیوم اور سمیع بصیر ہے ۔ کیونکہ جب مرزا نے اپنے شیطانی یا بناوٹی الہامات میرے مقابلہ پر مئی ۱۹۰۶ء مین الفاظ ذیل مین شائع کئے " فرشتون کی کہنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے " " خدا نے تجھے عذاب دردناک مین پکڑ لیا " " خدا تیرے واسطے سلامتی نہین چاہتا " " صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا " ان تمام شیطانی یا جہوٹی دہمکیون کے خلاف اللہ تعالی نے میری پکار کو سُنا اور مجھے تسلی بخش الفاظ مین جواب دیا ۔ " اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ " " دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا ۔ اور مین سمیع ہون " " خداوند عالم ہے میرا حافظ " مرزا کی نسبت الہام ہوا " شیطان شیطان شیطان " " الطاغوت " مرزا کو ایک سیاہ سانپ کی صورت مین دکہلایا گیا جسکو مینے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا " اور بہون دیا مگر وہ بولنے اور پہنکارنے سے باز نہین آیا ۔ آخر دم تک یہی کہتا رہا کہ میرا دشمن میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا اسکا نشان مٹ جائیگا ۔ خدا مجھے فتح دیگا ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء کو مجھے خواب مین بتلایا گیا ۔ کہ مرزا اپنی کمر کا شکا مجھے کہتا ہے کہ کسیگا

ان تمام سوالات کا جواب سوائے اس دو حرفی جملہ کے کچھ نہیں کہ اسلام نے اقوال و افعال کفریہ میں کوئی عذر بشرطیکہ قائل عقل ہو مقبول نہیں کیا۔ کیونکہ ہر اہل عقل کو اسلام و کفر حق و باطل کی تمیز کا مادہ عطا فرمایا گیا ہے۔ اور کل امور و اصول اسلامی کا آسی دو حرفی جملہ پہ دار و مدار ہے۔ ورنہ کفارِ مشرکین عرب بھی ملتِ ابراہیمی کے مدعی تھے۔ اور اپنے حق ہونے کے قائل تھے [illegible] فی زمانہ کوئی بھی فرقہ نہیں کہ بزعم خود اپنے آپ کو حق نہ رکھتا ہو۔

فی الحال مرزائے مرزائی الحاد و کفر میں کم درجہ پر نہیں حسب مدعا مرزائی امت ہی کو نقیہ کونصاً مرتے شاید کسی دوسرے کو ہو۔ بڑے بڑے مدعیان عقل و علم کو اپنے کانون کہتے ہوئے سنا کہ اگر مرزا صاحب ہر کہیں تو ہم اسکو وہی کہیں گے۔

آپ نے غلطی سے لکھ دیا ہے لن یجعل اللّٰہ والی آیت کا مطلب یہ ہے کہ کافرون کا منصور پر رہنا بشرطیکہ کامل ہون، غالب ہوگا۔ دوسری آیت کو غور سے ملاحظہ فرمایئے فاجعل لنا من لدنک سلطاناً اور یہ تو ظاہر ہے کہ اقتدا کرنے میں امام کا مقتدی پر غلبہ نہیں ہوتا ورنہ فساق فجار کا غلبہ صحابہ پر ماننے کے علاوہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جس صحابی کے پیچھے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اسکا آنحضرت پر غلبہ تھا۔ معاذ اللہ وکلا۔ مقتدی والی حدیث صحیح نہیں (تفصیل ملاحظہ ہو) علاوہ اسکے یہ اس وقت ہے جبکہ امام اسماعیلیہ مقتدی کہا جاتا ہے۔ لیکن جب قصور رشتہ میں مقتدی سچا ہو اور اسکا حوال سب ہی [illegible] میں نہیں تو حکم وآلکم انقو النار العین اور صلوا خلف کل بر و فاجر بلا اعادہ ہے۔ (ایڈیٹر)

سائل میں تو اس کے انکار کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ خصوصاً حنفیوں سے جنکے امام کا مذہب ہی یہ ہے کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنے والا اہل سنت ہے۔ در شرح فقہ اکبر ملاحظہ ہو اور اہلحدیث تو زیادہ ہی اس تعجب کے محل ہیں جنکا کلمہ جبکہ سوائے قرآن و حدیث کے کسی کا قول شریعت میں سند نہیں وہ بھی آج اس مسئلہ کو کسی آیت یا حدیث کے خلاف نہیں پاتے تو اقوال الرجال سے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے باوجود غور کامل کے کوئی دلیل مخالفت نہیں پائی اور بحکم الغریق یتشبث بالحشیش ناقابل قبول باتون کو پیش کرتے ہیں۔ کیا سچ ہے سے

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

(ایڈیٹر)

اور نبی رسول جو کچھ مرزا صاحب کہیں وہ ماننا تو انکا فرض ہے۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ مرزائیوں کے خلف بوجہ ادعائے اسلام نماز جائز ہے۔ اب ہم محققین کا کلام سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اقوال و افعال کفریہ میں کوئی عذر قبول نہیں۔ شفا قاضی عیاض میں ہے۔ کفر کی تعریف اتحاف میں اس طرح کی گئی ہے۔ الجلاء ابن کتاب عظیم النفع کثیر الفائدہ ہست و مشتمل بر اسلام تالیف شدہ شکر اللہ سعی مولفہ و قائلہ بوجہہ وکرمہ۔ اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشئ مما ذکرناہ اذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیماً الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ خلاصہ یہ کہ کفر میں عذر جہالت وغیرہ ذالک مقبول نہیں۔

اگرچہ افسوس ان مفتیون پر بھی ہے کہ جو نیز علم خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی سوا غفلت میں تحریر دیتے ہیں۔ اور خلاف منشاء مولوی صاحب فتویٰ لکھتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب زیادہ افسوس کے قابل ہیں کہ باوجود اپنے خلاف منشاء تحریرات ہونے کے اپنے حسب منشاء ہونا ظاہر کرکے اسکو شائع کرتے ہیں۔ کیونکہ آج تک جسقدر تحریرات موافقت

سائل اس سے کس کو انکار ہے اسکا نتیجہ تو یہ ہے کہ انکی نماز و عبادات قبول نہیں ہوں۔ مارا چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت۔ یہ نتیجہ کہاں سے پیدا ہوا کہ ان کے ساتھ مل کر پڑھنی بھی بالکل جائز نہیں بھی تو موضوع بحث ہے ہر کسے مشرک یا ہندو کے بت پرست ادعائے حق کرتے ہوئے تو کرتے ہیں ادعائے اسلام تو نہیں کرتے ہمارا موضوع ادعائے اسلام ہے ذکر محض ادعائے حق اور امام حکم حدیث الامام ضامن ضرور ایسا ہونا چاہئے جو نماد کو اپنی حکم بانکر پڑھے۔ (ایڈیٹر)

سائل تعجب ہے ابھی تک آپ پر راز نہ کھلا ہے مولانا سنئے مرزا خود صاحب حال تھا وہ اپنے آپ میں جو کچھ تھا اسکو معلوم تھا تاہم وہ مدعی نبوت و رسالت اور وحی و الہام بنتا تھا حالانکہ ان میں سے کچھ بھی نہ تھا تو کیا آپ یا کوئی صاحب فہم ذکا کہہ سکتے ہیں کہ اسکو اسلام کیا خدا پر بھی ایمان نہ تھا۔ ورنہ وہ ایسی بے باکی و جرأت نہ کرتا۔ اسلئے میں نے کہا تھا کہ مرزا کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ تو کیا خدا کو بھی نہیں مانتا۔ اور مرزائی جو اسکے گرویدہ ہیں وہ چونکہ خود صاحب حال نہیں ہیں نہ انکو مرزا کا اصل حال معلوم ہے اور انکو چونکہ وہ ایک نادم اسلام سمجھے ہیں۔ اسلئے وہ جو کچھ کہتا ہے انکو بلحاظ اسلام تسلیم کرتے ہیں۔ گو وہ اس روش میں سخت غلطی پر ہیں مگر وہ ہیں جو کچھ آپ پاتے ہیں انکو کہیں مجھے اس سے مطلب نہیں۔ لیکن مرزا اور مرزائیوں میں فرق ضرور ہے وہ جو کچھ کہتا تھا خود غرضی سے کہتا تھا۔ اور یہ جو کچھ اسکو مانتے ہیں بلحاظ اسلام مانتے ہیں۔ فالہم [illegible] ہم انکو نہیں دیکھ سکتے۔

ahmadimuslim.de

اب آپ مجھ چھوڑ دیں ہماری کمیٹی ہونے والی ہے دیکھیں وہ ان دیگر نیون کی کیا تاویل کرسکتے ہیں۔ جو میرے دل نے فیصلہ کیا ہے وہ تو یہی ہے۔ ہان کمیٹی کی تاویل بھی دیکھنی ضروری ہے اُنکے فیصلہ کے بعد پھر آپ سے ملاقات ہوگی۔ فقط۔

(راقم ابو المسیح احمدی از سیالکوٹ)

ڈیگ ریاست بھرت پور

(فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ)

درحقیقت اللہ جل شانہ کا کوئی فعل ایسا نہیں جو حکمت سے خالی ہو۔ انسان چونکہ محدود ہے اسواسطے جو کام اپنے ارادہ کے برخلاف دیکھتا ہے حیران و سرگردان ہوجاتا ہے۔ مگر جب اللہ تبارک تعالیٰ اسکے نتیجہ سے اُسے واقف کردیتے ہیں۔ تو پکار اُٹھتا ہے کہ واقعی اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ بالکل درست ہے۔ ڈیگ میں فرضی سوا لاکھ راجپوت مسلمانوں کا آریہ ہونے پر مستعد ہونا اور مخالفین کا بذریعہ تار اخباروں میں مشتہر کرنا غیور مسلمانوں کے لئے کوئی معمولی صدمہ نہیں تھا۔ جیسے مسلمانوں کا دہن رکھ گیا۔ مگر آہ یہ کیا ماجرا ہے مگر اللہ کی حکمت اس میں پوشیدہ تھی۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ فرضی نو مسلم اگرچہ لامذہب قوم تھی۔ مندروں کو زمینیں دینے والی۔ سر پر چوٹیاں رکھنے والی۔ پرتاب سنگھ امر سنگھ نام رکھنے والی۔ مسلمانوں سے نفرت کرنے والی۔ کلمہ تک سے ناآشنا۔ مگر مخالفین کی آرٹیکل(?) گپ سے ہمیں حق حاصل ہوگیا۔ کہ ہم اس قوم کے وارث بنیں۔ اور ان کو اسلام میں پورا پورا داخل کریں۔ اور ساتھ ہی ہم مسلمان جو برائے نام مسلمان ہیں۔ اسلام کی حقیقت سے ناآشنا ہو کر جاگیں اور نامحبان رسول کی پرتاثیر وعظوں سے فائدہ حاصل کریں۔ اور اپنی گری ہوئی حالت پر نظر کرکے اسکا انسداد کریں۔ سبحان اللہ ڈیگ کے معاملہ میں خداوند کریم نے ہمارے اوپر بڑا بھاری فضل کیا اور اس شور و شر میں ہمارا نصیبہ جاگا۔ نامی گرامی علما کی زیارتیں ہمیں نصیب ہوئیں۔ اور اسلام کی حقیقت ہمارے پر کھلی۔ آجکل ڈیگ پر رحمت کردگار کی بارش ہو رہی ہے۔ ہماری قوم کے دو بزرگ مولوی محمد ابراہیم صاحب مبلغ اسلام لاہور اور مولوی نبی بخش صاحب واعظ رسول نگری عرصہ ایک ماہ سے یہاں تشریف فرما ہیں۔ اور اپنی پرتاثیر وعظوں سے ہمیں مستفید کررہے ہیں۔ ہم لوگ وعظوں کے سننے کے عادی نہیں تھے۔ اور نہ علما کا قوم سے ہمارا لگاؤ تھا۔ اگر کوئی مولوی صاحب آئے تو ایک آدھ دن ٹھہر کر چلے گئے۔ قدرتی چلتی ہو تو۔ مگر یہ دونوں بزرگ کچھ ایسا تاثیر بن اثر لیکر آئے ہیں۔ کہ ہمارے دلوں کو دین الٰہی کی طرف کھینچ لیا ہے ؎

آن دل کہ رم نمودی از خوب رو جوانان
دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

جن مسلمانوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ آج پانچوں وقت مسجدوں میں آتے ہیں اور مولوی صاحبان سے دینی مسائل پوچھتے اور عمل کرتے ہیں۔ یہاں بعض ایسے لوگ تھے کہ جن کو حلال حرام کی تمیز نہیں تھی بے نکاحی عورتوں کو گھر میں رکھنا۔ بھنگ وچرس پینا سود لینا اور بہت برے افعال کا مرتکب ہونا ان کا شیوہ تھا۔ آج اللہ کے فضل سے توبہ کرکے صالحین میں داخل ہو رہے ہیں۔ پنجاب الوتم(?) واقعی نیک قسمت کو لوگ ہو جہاں ایسے ایسے نیک مولوی موجود رہتے ہیں۔ اور تم ان کی کلام سے فیض حاصل کرتے ہو۔ ان دونوں بزرگوں نے ہماری حالت پر نظر کرکے ۱۴ مئی ۱۹۰۸ء کو ایک انجمن کی بنیاد یہاں ڈالدی ہے۔ جسکو بڑی خوشی سے ہمارے دلوں نے قبول کیا۔ اور اللہ کا شکر ہے۔ کہ ان دونوں ہمدردوں کی سر توڑ کوشش سے اس قحط سالی اور بے علمی کے زمانہ میں ایک معقول چندہ جمع ہو گئی ہے۔ اور قریباً ۳۵ روپیہ ماہوار کے وعدے ایک پیسہ اور ۔ ماہوار تک کر لئے گئے ہیں۔ جس سے ایک مدرسہ دینی مردانہ و زنانہ کی بنیاد رکھنے کے فکر میں ہیں۔ دیوبند۔ دہلی۔ علیگڑھ میں خطوط لکھ بھیجے ہیں۔ کہ کوئی عالم باعمل آوے جسکو تنخواہ دیجاوے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیں دین سکھاوے۔ اور ہماری اولاد کو بھی پڑھاوے اگرچہ ہم لوگ تو اپنی عمر پوری کر چکے ہیں۔ تاہم اسقدر تو ہو جاوے۔ کہ ہماری اولاد تو دین کو واقف ہو جاوے ؎

روزگارم بہ شد بہ نادانی
من نہ کردم شما حذر بکنید

مولوی صاحبان میں سب سے بڑھکر یہ کمال ہے۔ کہ خود محلوں میں جاکر منادی کرتے ہیں۔ اور لاوارث قوم کو بھی دین سناتے ہیں۔ اب ملکانوں ٹھاکروں نے اقرار کرلیا ہے۔ کہ ہم خود مدرسہ میں بچوں کو بھیجینگے۔ اور خود نماز پڑھنے پر کاربند ہو گئے۔ مولوی صاحبان کی یہ تجویز بہت اعلیٰ تجویز ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اب سوا لاکھ فرضی نو مسلم پر ہمارا حق قائم ہو گیا۔ ریاست کے ہندو ہونیکے باعث خاص مسلمان بھی ہندو ہیں۔ مگر بڑے بڑے ملازمین بھی ہندو ہیں اور نکا کر کہا ہے کہ ممبران کونسل میں۔ چاروں ہندو ہیں۔ دو آریہ صاحبان ایک ممبر صاحب کونسل آریہ۔ مال افسر ڈیگ آریہ۔ تحصیلدار صاحب بھی ہندو جس محکمہ میں دیکھو ہندو ہی صاحبان ہیں۔ مسلمانوں کی حالت کیوں ردی نہ ہو۔ اب اللہ کا فضل ہو گیا ہے۔ مولوی صاحبان نے بڑی آزادی سے منادی شروع کی ہے اور لوگ دین اسلام پر پکے ہوتے جاتے ہیں۔ میں انجمن تقویت الاسلام کا نائب(?) ہوں آپ لوگوں کو اطمینان دلاتا ہوں۔ کہ تعالیٰ اس سے اطمینان رکھیں۔ ابھی مولوی صاحبان ایک ایسی بات کے سرانجام کرنیکے درپے ہیں جس کا انجام ہوجانے پر بہت خوشی حاصل ہوگی چونکہ اسوقت بارہ سو موضع(?) پھیلے ہوئے ہیں مولوی صاحبان محنت کرتے اور رات دن وعظ سناتے

قافلہ سے بہت پیچھے رہ گیا ہوں اور خطرناک حالت ہو چلی ہے تو اُسدم جنگل کا رستہ چھوڑ کر میں اس طرف مصروف ہو جاتا ہوں کہ قافلہ کو جا پکڑوں چنانچہ میں بفضلہ تعالیٰ اس قافلہ کے ساتھ جا ملتا ہوں اسی طرح کرتا چلا جاتا ہوں کبھی جنگل میں نکل جاتا ہوں اور کبھی پھر قافلہ کو ملتا ہوں غرض اسی تگاپو میں تھا کہ جاگ اُٹھا۔

یہ ہے آپکا خواب جسکے الفاظ خاص خاص تو آپکے ہیں اور باقی میرے پھر حاصل مطلب وہی ہے جو آپنے بیان کیا تھا میں نے آپ سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپنے فرمایا کہ میں فرقہ اہل السنت کے ساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں جاونگا۔ گو کبھی کبھی اہل السنت کی راہ چھوڑ کر دل سے نہیں بلکہ صرف ظاہری طور پر۔ اہل ضلالت کا ساتھ بھی اختیار کر لیتا ہوں بہر حال نجات پاؤنگا کیونکہ نیت صحیح ہے۔

میں نے اُسیدم آپ سے کہا تھا کہ مولانا صاحب ممکن ہے کہ آپ عین اُس حالت میں کہ جب جنگل میں سیر کر رہے ہوں آپ کو کوئی درندہ ناگہاں قابو کر لیوے اور آپ اُسی جنگل میں ہلاک ہو جاویں اور قافلہ آپکی کچھ بھی مدد نہ کر سکے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے اُس خواب سے یہ سبق حاصل کریں کہ آپ جنگل کی سیر کا خیال تک نہ کریں اور ہر دم صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کے ساتھ ساتھ رہیں۔

بہر حال میں آپکے خواب کے نتیجہ کی انتظار میں تھا کہ آپ بفضلہ تعالیٰ اس مسیح کاذب (جو بلا شک وشبہ وادی ضلالت کا رہبر کامل تھا) کے جنگل اور اُس جنگل کے سبز باغ کو دیکھ دیکھ کر حیران نہ ہوں گے بلکہ اپنی خواب کے موافق اُسکی بیعت چھوڑ کر اہل السنت کی شمولیت کو اپنا فرض عین سمجھینگے مگر افسوس مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ وہ میں نے آپکے خواب کا [illegible] پہلو اختیار کیا اور سمجھ بیٹھا کہ اب آپ اسکے اور سیدھی سڑک پر اب آنے کی توفیق آپ کو نہ ملیگی۔ الحمد للہ کہ مسیح کاذب ٹھیک سنت اللہ کے مطابق اپنی جھوٹی پیشگوئیاں بدستور سابق ادھوری نامکمل اور جھوٹی کی جھوٹی چھوڑ کر مع مقامات اور اپنی منہ مانگی بیماری ہیضہ سے بقول ایسے آیۃ کا یستطیعون توصیۃ ولا الی اہلہم یرجعون۔ مر گیا اور ان دنیوی فانی آرام و آسائش کو چھوڑ کر عذاب خلد دائمی مقام و دائمی کا مستحق ہو گیا۔ آپ میرے پرانے مہربان اور سچ پوچھو تو میں دلی دل سے آپکا خیر خواہ ہوں گو آپکی نجات سے میں مایوس ہو گیا تھا مگر اب پھر امید بندھ گئی ہے کیوں کہ آپ بت نے مجھ سے گفتگو کر کے میری مایوسی دور کر دی ہے۔

مکالمہ بہت احمد۔ ارے بت تو مجھے بتا تو سہی کہ احمد بیگ کی دختر مرزا صاحب کے نکاح میں کسی حالت میں بھی نہیں آئی۔ مرزا جھوٹا ہے یا سچا۔ بت۔ میں

الہام کے الفاظ کے معنے ملہم ہی بتا سکتا ہے۔ احمد ملہم درگور ہے۔ اب ہم تو اُن سے پوچھ نہیں سکتے۔ یہ تو بچیرین کا کام ہے۔ بت۔ مگر الہام میں صاف درج ہے کہ ہم نے اُس عورت کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا اور ظاہر ہے کہ یہ نکاح آسمان پر ہوا تھا نہ کہ زمین پر۔ ملہم نے جلدی کر کے اس نکاح آسمانی کو نکاح زمینی سمجھ لیا حالانکہ آسمانی نکاح ہے۔ بس دنیا میں اگر نکاح نہیں ہوا تو پھر کیا ہوا۔ احمد مرزا صاحب تو اسی دھن میں مر گئے کہ مرنے سے پیشتر کبھی نہ کبھی پھر ساتھ نکاح ہوگا۔ کیا کبھی بھی اُنکے ملہم نے اُسے یہ تنبیہ نہ کی کہ خبردار آسمانی نکاح کو زمینی نکاح مت سمجھو۔ زمینی نکاح تو کسی دوسرے شخص سے ہوگا۔ ہاں آسمان پر فرشتوں میں تیری ہی زوجہ کہلاتی ہے۔ بت۔ یہ مرزا صاحب کی غلطی تھی۔ ہاں ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے یعنے یہ کہ ہم لوگ جو مرزا صاحب کے تابع میں مرزا صاحب کے ناتمام کام کو تمام کریں گے۔ احمد تو کیا تم مرزا صاحب کی آسمانی زوجہ کو جو تمہارے قول کے مطابق ام المرزائیین ہے نکاح میں لانا چاہتے ہو۔ بت ہاں انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے کیونکہ فی الحقیقت فرشتوں میں وہ زوجہ مرزا صاحب ہے نہ کہ انسانوں میں۔ احمد خیر کچھ ہی ہو اے بت یہ تو بتا کہ یہ پیشگوئی جسے وہ دنیا میں ہی پوری کرنیکے درپے رہتا تھا پوری ہوئی یا جھوٹی ثابت ہوئی۔ بت۔ مرزا صاحب کے اپنے خیال و وہم و اعتقاد کے مطابق تو واقعی جھوٹی نکلی ہے مگر جو معنے میں نے وضع کئے ہیں اُن کے مطابق تو پیشگوئی ابھی پوری ہونیوالی ہے کہ مرزا صاحب کے بعد پوری ہو۔ احمد اے بت اب تو تو ہر گز تیرا کام نہیں ہے کہ تو مرزا صاحب کی اپنی مقتدرانہ پیشگوئی کو توڑ پھوڑ کر کچھ اور کا اور بنا ڈالے۔ خدا کا خوف اور شرم اور انصاف کہاں ہے۔ بت میری توبہ۔ خدا سے ڈر کر میں کہتا ہوں کہ مرزا جھوٹا تھا مرزا جھوٹا نکلا ہے۔ احمد وہ پانچواں پسر کہاں ہے جسکی پیشگوئی مرزا صاحب نے بڑی زور سے کی ہوئی ہے۔ بت پانچواں چھوڑ کر اُسکا جو تھا پسر بھی مر گیا۔ زیادہ کیا کہوں یہ بھی جھوٹی پیشگوئی نکلی مرزا نے ہمارا منہ کالا کر دیا ہے۔ احمد ارے ہیضہ کی بیماری سے کون مرا کون کسکی زندگی میں مرا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا مرزا صاحب۔ بت اجی اب تو کچھ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ مرزا ہی اپنے اعتقاد کے موافق صادق کی زندگی میں صادق کے سامنے ہیضہ کی بیماری سے مر گیا مولوی ثناء اللہ صاحب ہی صادق نکلے مرزا صاحب ...... نکلے۔ احمد ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی کی مخالفت میں مرزا صاحب نے پیشگوئی کی کہ خدا اپنی خدائی ظاہر کریگا اسطرح پر کہ اُسنے میری عمر زیادہ کر دی ہے اور ڈاکٹر کی پیشگوئی کی میعاد گذار کر وہ مجھے ماریگا اور ڈاکٹر ہی کو میرے روبرو میری زندگی میں ذلیل و خوار کر کے ہلاک کریگا ارے بت اب کیا ہوا۔ بت مرزا ہی جھوٹا نکلا

ahmadimuslim.de

دو دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جہوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے انکی ذات اور تباہی ظاہر کرے گا"

ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی میعادی چودہ ماہ کی تردید مین مرزا صاحب نے اسی اشتہار مین لکھا ہے:-

"خدا نے مجھے فرمایا مین تیری عمر کو بڑہا دونگا یعنے دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو مین جہوٹا کرونگا اور تیری عمر بڑہا دونگا تا معلوم ہو کہ مین خدا ہون اور ہر ایک امر میرے اختیار مین ہے"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی چودہ ماہ جو ستمبر ۱۹۰۸ء کو ختم ہونیوالی تھی مرزا کی عمر اس سے زیادہ ہوگی یعنے وہ ستمبر ۱۹۰۸ء کے اندر اندر کسی طرح مر نہین سکتے تھے۔ حالانکہ مرے تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جو چودہ ماہ سے تین ماہ قبل ہے۔ یہان تک تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کمال صفائی رکھتی ہے گو ہم خدائی کہنے سے ہرگز نہین سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنے چودہ ماہ پیشگوئی کرکے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ اُنہون نے کیا۔ چنانچہ ۱۵ مئی کے اہلحدیث مین انکے الہامات ہیچ ہین۔ کہ ۲۱ ساون یعنے ۴ اگست کو مرزا مریگا تو آج اعتراض نہو تا بجمعہ مرزا ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار مین ڈاکٹر صاحب کے اس الہام جتنا ہوا کیا ہے کہ ۲۱ ساون کو کی سمجہا ہے ۲۱ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالا اور چودہ ماہہ کو اُسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور اُن کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نکر دیتے تو آج یہہ اعتراض پیدا نہوتا۔

تاہم اس مین شک نہین کہ مرزا صاحب اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر۔ کیونکہ آپ نے جیسی میری نسبت اپنی زندگی مین موت کی دعا اور پیشگوئی کی تھی ایسی ہی آپکی نسبت بھی کی تھی۔ گو میری نسبت صاف اور واضح الفاظ مین فیصلہ چاہا تھا اور یہہ بھی لکھا تھا کہ اگر مین (مرزا) مولوی ثناء اللہ کی زندگی مین مر جاؤن تو مجھکو کذاب۔ مفتری۔ مفسد۔ اور دجال سمجھو۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب نے جو ہم دونون امر

مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث مین مرزا صاحب کی یادگار قائم کرنے کیلئے یہہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری یعنے کتاب چودہوین صدی کا مسیح اخیر جون تک بجائے ایک روپیہ کے ۸ر پر دیجائیگی۔ اور رسالہ الہامات مرزا بجائے ۵ر کے ۲ر کو دیا جائے گا۔ محصول دونونکا علاوہ۔ مرقع قادیانی جلد اول بجائے عمر کے ۴ر۔

المشتہر
منیجر اہلحدیث

دیگر ہمارے ہمخیال احباب کے لئے چاہا تھا وہ خود اُسکے لئے پیش آیا کیا سچ ہے۔

الجہا ہے پاؤن یار کا زلف دراز مین
لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

حکیم نورالدین صاحب خلیفہ مرزا کی خدمت مین ایک خط

(از مولوی ابو المسیح احمد الدین صاحب سیالکوٹی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے قدیم مکرم و معظم مولوی نورالدین صاحب بعد ما وجب۔ مرزا صاحب کی وفات پر از آفات و صمات ملوانہ حضرت پر جیسے سامنے آپ کا بت کھڑا ہو گیا اُسوقت جو مکالمہ ہوا وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے اور آپ سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا واقعی اس بت نے جو جواب دیا وہ آپکے ہی ہین یا نہین۔ قبل اسکے کہ مین مکالمہ بیان کرون اپنا نام و پتہ بتانا اور اُس خواب کا جو آپ نے بمقام جمون میرے پاس بیان کیا تھا ذکر کرنا ضروری سمجہتا ہون۔ نام میرا احمد دین ہے۔ کنیت میری ابو المسیح ہے سیالکوٹ کا رہنیوالا ہون۔ صدر کچہری ضلع سیالکوٹ مین ایک شلمون خوان ہوتا ہون بس اتنا ہی پتہ کافی ہے۔ تاج بسیج (اللّٰہم اغفر) نامی شور ابیدا ہوا تھا یعنے مدعی مسیحیت بنا تھا تو اُسوقت بھی مینے سخت مخالفت کی تہی اور آپ سے خط و کتابت ہوئی تہی اب پھر جب وہ مر گیا ہے تو پھر آپ ہی سے اُسکے متعلق کا سلسلہ پھر شروع کی جاتی ہے لہذا آپکو وہ ذکر فقصعنا الذی آپکا خواب یہہ تہا وہ مین دیکھتا ہون کہ مسلمانون کی جماعت ایک صاف سیدہی سڑک پر جا رہی ہے مین بھی اُس جماعت کے ساتھ ہون اور سڑک پر آرام و سلامتی سے جا رہا ہون مین نے اپنے دائین بائین طرف جو نظر اٹہائی تو کیا دیکھتا ہون کہ جنگل بیابان اور لق و دق سنسان میدان پڑا ہے مین نے ارادہ کیا کہ اس ویرانہ کی سیر بھی کرون چنانچہ اُس سیدہی سڑک سے نیچے اتر کر مین بڑا مین چلا گیا مگر اپنی نظر بار بار اُس صراط مستقیم پر چلنیوالے قافلہ کی طرف ڈالتا ہون جب ذری دور فاصلہ پر چلا جاتا ہون تو پیچہے ہٹتا ہون جنگل کی سمت بہی بڑہا جاتا ہون اور دل مین یہہ خطرہ بہی ہے کہ خدا نخواستہ کہین قافلہ سے بالکل الگ نہ ہو جاؤن اور جنگلی درندہ کو نہ پہاڑ کہا مین۔ غرض کہ جب یہ دیکھتا ہون کہ اب

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۶۹- عیدین کی نماز کے لئے ایک ہی راستے سے عیدگاہ کو جانا اور آنا چاہئے یا کہ جدید دوسرے راستوں سے؟ اور پا پیادہ جانا چاہئے یا کہ سوار ہو کر بھی جانا اور آنا درست ہے؟ (عبدالرؤف از برار دکن)

ج نمبر ۱۶۹- عید کی نماز کے لئے سنت تو یہ ہے کہ راستہ بدل کر آنا جانا چاہئے [illegible] ضرورت مجبوری ہو تو سواری پر جانا بھی جائز ہے۔

س نمبر ۱۷۰- نماز عیدین شہر سے باہر فاصلہ پر عیدگاہ ہی میں جا کر پڑھنی چاہئے یا کہ شہر کی جامع مسجد میں یا دوسری مسجدوں میں بھی پڑھنی جائز ہے؟ (م)

ج نمبر ۱۷۰- عیدین کی نماز باہر میدان میں پڑھنی چاہئے سنت یہی ہے۔ لیکن بارش وغیرہ مانع کی وجہ سے شہر کی مسجدوں میں بھی جائز ہے۔

س نمبر ۱۷۱- خطیب و پیش امام کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد نمازیوں کی جانب سے زر نقد و کپڑا وغیرہ نذر دیا جاتا ہے تو یہ نذر دینا اور لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (م)

ج نمبر ۱۷۱- بہ نیت نیک کوئی دے تو جائز ہے ایک حدیث میں آیا ہے صحابہ کرام نے پیش امام کو کپڑے بنا دئے تھے۔

س نمبر ۱۷۲- نماز عیدین دراصل کتنی تکبیروں کے ساتھ ہے؟ احناف چھ تکبیروں کے ساتھ ادا کرتے اور اسی پر تعدید رکھتے ہیں۔ (م)

ج نمبر ۱۷۲- نماز عیدین کے دو طریق آئے ہیں سوائے معمولی تکبیرات کے سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں یہ مذہب ہے اہلحدیث اور شافعیہ وغیرہ کا اور ایک روایت دونوں میں تین تین کی ہے یہ مذہب احناف کا ہے۔ مگر پہلی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے دوسری ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ جو خصوصاً بمقابلہ مرفوع حدیث کے دلیل نہیں۔

س نمبر ۱۷۳- بعد ادائے نماز عیدین مسلمانوں کا باہم بغلگیر ہونا، معانقہ و مصافحہ کرنا جیسا کہ رواج عام ہے شرعاً جائز ہے یا منع ہے؟ (م)

ج نمبر ۱۷۳- مصافحہ سلام کا تتمہ ہے لیکن اس نیت سے جس سے عام طور پر کیا جاتا ہے خاص عید کی نیت سے نہ کوئی سلام ہے نہ مصافحہ نہ معانقہ۔ بلکہ محض رواجی بات ہے اور بس۔

...روصول داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۷۴- ایک شخص متوفی نے تین فرزند نرینہ زوجہ اولی متوفیہ کے اور اخری لاولد وارث چھوڑے اسکے مال متروکہ نقدی زیور اثاث البیت کی کس طرح تقسیم ہوگی۔ اور متوفی مذکور نے دو سال پانچ ماہ پیشتر از وفات ایک وصیت نامہ تحریر کرکے رکھ چھوڑا تھا کہ اگر میں اپنی والدہ اور زوجہ اخری سے پیشتر فوت ہوگیا تو جو میرا نقد روپیہ ہے سب سے بڑے لڑکے سات روپیہ ماہوار ان دونوں کو دیتے رہیں جبتک [illegible] والدہ چند ماہ پیشتر از وفات متوفی قضا کر گئیں اسکے بعد کوئی جدید وصیت نامہ نہیں لکھا گیا۔ آیا وصیت نامہ متذکرہ سابقہ کے رو سے ورثہ کو بحکم شریعت غرا کوئی پابندی لازم ہے؟ (عبدالحکیم از کلکتہ)

ج نمبر ۱۷۴- وصیت مذکورہ خلاف شریعت ہونیکی وجہ سے ناجائز ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے جو اسکا حصہ ہے وہی اسکے لئے وصیت ہے علاوہ ازیں جس صورت پر وصیت نافذ ہونی تھی وہ صورت پیدا ہی نہ ہوئی۔ پس متوفی کے ترکہ کی تقسیم یوں ہوگی کہ

مسئلہ ۲۴ — متوفی

زوجہ | ابن | ابن | ابن

یعنی آٹھواں حصہ بیوہ مرحوم کو دیکر باقی مال تین حصوں میں تقسیم ہوگا ورثاً اگر مرحوم کے منشا کے مطابق اپنی طرف سے اسکی بیوہ کے ساتھ سلوک کریں تو انکی سعادت ہے۔ ۱۰ روپے کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۷۵- ہندہ کی ایک لڑکی ۳ ماہ کی ہے۔ لڑکی اکثر کپڑوں پر پیشاب کر دیتی ہے۔ اگر پاک کپڑے بدلکر بغیر بدن دھوئے ہندہ نماز پڑھ لے تو ادا ہوگی یا نہیں؟

ج نمبر ۱۷۵- کپڑے کی طرح بدن بھی پاک ہونا چاہئے پس ہندہ کا جتنا حصہ بدن ناپاک ہے اُسقدر دھو لیا کرے یا کپڑا بھگو کر دو تین دفعہ پھیر لیا کرے انشاء اللہ کافی ہوگا۔

س نمبر ۱۷۶- سونے کے زیور شرع شریف کی رو سے جو دن رات پہنا جاتا ہے زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں

ج نمبر ۱۷۶- زیور مستعمل کی زکوٰۃ میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک راجح عدم وجوب ہے کیونکہ وجوب کی دلیل صحیح نہیں ملی۔

(اطلاع عام فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں- ابوالوفا ثناء اللہ

ahmadimuslim.de